Findings Format for Examination

Notification No. : F.No. COE / Ph.D./ (Notification) / 580 / 2025

Notification Date : 11 / 06 / 2025

Name of Scholar : Iquebal Hussain

Name of Supervisor : Prof. Khalid Jawed

Name of Department : Urdu, Faculty of Humanities & Languages, JMI

Topic of Research : " Shamsur Rahman Faruqi ke Fiction ka Pas Nauaabadyaati Mutala".

ماحصل (Findings)

زیرِ نظر تحقیق اردو کے ممتاز ناقد، ادیب اور فکشن نگار شمس الرحمٰن فاروقی کی فکشن نگاری کا پسِ نو آبادیاتی تناظر میں ایک تنقیدی مطالعہ ہے۔ اس تحقیق میں فاروقی کی تین اہم تخلیقات — کئی چاند تھے سرِ آسماں، سوار اور دوسرے افسانے، اور قبضِ زماں — کو بنیاد بنا کر اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ وہ کس طرح نو آبادیاتی تسلط، تہذیبی زوال، علمی مزاحمت، اور شناخت کے بحران جیسے موضوعات کو فکشن میں جمالیاتی اور فکری طور پر پیش کرتے ہیں۔ تحقیق کی بنیاد بین الاقوامی پسِ نو آبادیاتی نظریہ ہے، جس کے نمایندہ مفکرین — ایڈورڈ سعید، فرانز فینن، ہومی کے بھابھا، اور دیپیش چکر برتی — کے خیالات کو تحقیقی فریم ورک کے طور پر برتا گیا ہے۔

'کئی چاند تھے سرِ آسماں' ایک تاریخی ناول ہے جو انیسویں صدی کی مسلم اشرافیہ کی زندگی، اقدار، زبان اور علمی روایت کو نہایت باریکی سے پیش کرتا ہے۔ ایڈورڈ سعید کے نظریہ Orientalism کے مطابق مغرب نے مشرق کو ایک جامد، غیر عقلی اور کمتر شبیہہ میں قید کر کے سامراجی اقتدار کو علمی جواز فراہم کیا۔ فاروقی اس تصور کی تردید کرتے ہیں۔ وہ ''مشرق'' کو استعماری نقطۂ نظر سے ہٹ کر، اس کی اپنی علمی و تہذیبی روایت کے سیاق میں پیش کرتے ہیں۔ ناول میں روایت، علم، عدالتی نظام، اور

زبان کو صرف نوآبادیاتی تسلسل کا شکار دکھا کر نہیں بلکہ ان کے داخلی استحکام اور جمالیاتی پیچیدگی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔یوں یہ ناول صرف تاریخی بازآفرینی نہیں بلکہ ایک تہذیبی مزاحمت بھی ہے۔

افسانوی مجموعہ 'سوار اور دوسرے افسانے' کو فرانز فینن کے تصور Colonial Alienation اور Psychological Violence کے تناظر میں پرکھا گیا۔ان افسانوں میں استعماری جبر سے پیدا ہونے والے داخلی زوال، بے چینی اور تہذیبی اجنبیت کو گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔افسانہ 'سوار' میں ایک کردار ایک ایسے لاشعور کا نمائندہ ہے جو ماضی اور حال کے بیچ معلق ہے۔اس کی زبان، تہذیب، اور شناخت سب کچھ انتشار کا شکار ہیں۔یہ کردار استعمار کے ماضی کی شکست اور حال کی بے معنویت کے سنگم پر کھڑا نظر آتا ہے۔یہی کیفیت فینن کے بیان کردہ استعمار زدہ فرد کے شعور کی نفسیاتی تشکیل کے عین مطابق ہے۔

'قبضِ زماں' فاروقی کا تجریدی اور فکری اعتبار سے سب سے پیچیدہ ناول ہے۔اس میں وہ نوآبادیاتی تاریخ نویسی کے خطی (linear) تصورِ وقت کو چیلنج کرتے ہیں اور ایک ایسی شعوری فضا تخلیق کرتے ہیں جو ہومی کے بھابھا کے تصور Third Space کے مطابق تہذیبی ثنویت اور شناختی تضاد سے جنم لینے والی تخلیقی کشمکش کی نمائندہ ہے۔ناول کا مرکزی استعارہ ''قبضِ زماں'' صرف وقت پر گرفت کا عمل نہیں بلکہ وقت کو نوآبادیاتی گرفت سے آزاد کرنے کی علامت ہے۔فاروقی نوآبادیاتی شعور کی جانب سے مسلط کردہ ماضی-حال-مستقبل کی خطی تقسیم کو مسترد کرتے ہوئے وقت کو تہذیبی حافظے، شعوری تجربے، اور داستانی تسلسل کی بنیاد پر از سرِ نو ترتیب دیتے ہیں۔یہاں زماں و مکاں کو استعمار کے علمی ماڈل سے نکال کر مقامی فکری نظام کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

ہومی بھابھا کے نظریات Hybridity اور Mimicry بھی فاروقی کے کرداروں میں گہرائی سے نظر آتے ہیں۔یہ کردار نہ مکمل طور پر مغربی اقدار کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی خالص مشرقی روایت پر واپسی ممکن بنا پاتے ہیں۔اس کشمکش کے نتیجے میں وہ ایک 'تیسری شناخت' اختیار کرتے ہیں جو نہ نقل ہے نہ انکار، بلکہ ایک نیا بیانیہ ہے——ایسا بیانیہ جو روایتی نوآبادیاتی تقسیم کو مسخ کرتا ہے۔

دپیش چکر برتی کے نظریہ Provincializing Europe کو اس تحقیق کا نظریاتی مرکز بنایا گیا ہے۔چکر برتی کے مطابق دنیا کو صرف یورپی تجربے اور تاریخ کی عینک سے دیکھنا ایک نظریاتی جبر ہے۔فاروقی اس مرکزیت کو توڑتے ہوئے اردو

زبان، داستانوی روایت، اور مقامی علمی روایت کو مرکز میں رکھتے ہیں۔ ان کے فکشن میں تاریخ، تہذیب، اور شعور محض مغرب کے سائے میں نہیں بلکہ اپنی داخلی قوت اور لسانی شان کے ساتھ ابھرتے ہیں۔ یہ بیانیہ برصغیر کے علمی وقار کو استعماری گرفت سے آزاد کرنے کا جرات مندانہ ادبی عمل ہے۔

تحقیقی نتائج (Findings):

- فاروقی کا فکشن پس نوآبادیاتی بیانیے کی ایک مضبوط مثال ہے، جو استعماری علمیت کو نہ صرف چیلنج کرتا ہے بلکہ مقامی شعور کو تخلیقی اور فکری سطح پر نئی معنویت عطا کرتا ہے۔
- وقت اور تاریخ کے نوآبادیاتی خطی تصور کی نفی کرکے فاروقی مقامی تہذیبی و فکری نظام کو مرکزیت دیتے ہیں، اور اردو فکشن میں ایک نیا بیانیہ ترتیب دیتے ہیں۔
- ان کے کردار تہذیبی دوہریت (Hybridity) کے آئینے میں شناختی بحران سے گزرتے ہوئے نئی فکری خودی تشکیل دیتے ہیں، جو نوآبادیاتی ثقافتی نظام کا ردّ عمل ہے۔
- اردو زبان، داستانوی طرز اور خطیبی شعور کو فاروقی نے محض اظہار کے وسیلے کے بجائے نوآبادیاتی بیانیہ شکنی کے ہتھیار کے طور پر برتا ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی کی فکشن نگاری اردو ادب میں پسِ نوآبادیاتی فہم و شعور کی تشکیل کا ایک مستند حوالہ ہے۔ ان کی تخلیقات جمالیاتی پختگی، نظریاتی عمق اور علمی مزاحمت کا حسین امتزاج ہیں۔ وہ استعمار کے قائم کردہ علم، تاریخ، اور تہذیب کے بیانیے کو اردو زبان اور مقامی شعور کی بنیاد پر از سرِ نو تحریر کرتے ہیں۔ یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ فاروقی کی فکشن نگاری اردو ادب کو عالمی فکری مکالمے کا حصہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اور پسِ نوآبادیاتی تنقید کے لیے ایک مضبوط ادبی سرمایہ فراہم کرتی ہے۔